قرآن کریم ایک زندہ و جاوید معجزہ

تحریر: حافظ عبدالحنان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث دولتالہ تحصیل گوجر خان

معجزہ سے مراد وہ قطعی دلیل ہے جو انسانی عقل کو عاجز کر دے جس کی مثل انسان لانے سے قاصر ہو اور جس کا مقابلہ نہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو معجزات عطا فرمائے، یہ معجزات ان انبیاء کرام کی نبوت پر دلیل تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی قرآن مجید کی صورت میں ایک عظیم الشان معجزہ عطا فرمایا۔ قرآن کریم آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی طرح ایک دائمی معجزہ ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک آنے والے انسانوں کیلئے ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم قیامت تک آنے والے انسانوں کیلئے ایک معجزانہ کلام ہے۔ قرآن حکیم ہر زمانے کے معیار کے لحاظ سے معجزہ ہے۔ جب آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تو اس وقت عرب میں شعرو شاعری اور زبان دانی اپنے عروج پر تھیں۔ عرب لوگ نہایت فصیح اللسان واقع ہوئے تھے۔ وہ اپنی زبان دانی پر اتنا فخر کیا کرتے تھے کہ اپنے آپ کو عرب (فصیح اللسان) اور باقی تمام لوگوں کو عجم یعنی گونگا کہہ کر پکارتے تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں قرآن سنایا اور توحید کی دعوت دی تو یہ لوگ آپ ﷺ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے اور آپ ﷺ کو ساحر، دیوانہ اور جادوگر کہہ کر پکارنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ایک چیلنج دیا کہ ﴿وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء کم من دون الله ان کنتم صدقین﴾ [البقرة : ۲۳]

ترجمہ: ''اور اگر تمہیں اس کلام میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) پر نازل کیا ہے تو تم بھی اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اللہ کو چھوڑ کر اپنے سب ہم نواؤں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو''

چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود کوئی اس چیلنج کا جواب نہ دے سکا۔ تاریخ میں ثبوت ملتا ہے کہ چند لوگوں نے اس چیلنج کا جواب دینے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی اس کوشش میں بُری طرح ناکام ہوئے۔ دو مثالیں پیش خدمت ہیں۔

مسیلمہ کذّاب :

اس شخص نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے زمانہ خلافت میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے قرآن کے

مقابلہ میں مندرجہ ذیل جملوں کو اپنی وحی قرار دیا۔(یا ضفدع بنت ضفدعین، نقی ماتنقین، نصفک فی الماء و نصفک فی الطین، لا الماء تکدرین ولاشارب، تمنعین) ترجمہ:''اے مینڈک بیٹی دو مینڈکوں کی، تو صاف ستھری، کیا ہی تو صاف ستھری ہے۔ تیرا آدھا دھڑ پانی میں اور آدھا مٹی میں ہے نہ تو پانی کو گدلا کرتی ہے اور نہ پینے والوں کو روکتی ہے۔''اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتنا مضحکہ خیز اور احمقانہ کلام ہے جو اس نام نہاد پیغمبر پر شیطان نے نازل کیا۔

عبداللہ بن مقفع:

یہ عربی زبان کا ایک بڑا فصیح و بلیغ ادیب تھا۔ اس نے جب قرآن کا چیلنج سنا تو اس کے ہم پلہ اپنی ادبی کاوش کرنے کا سوچا اور عمر کا ایک حصہ قرآن کے مقابلے میں صرف کیا لیکن ایک مرتبہ راستے سے گزرتے ہوئے ایک بچے کے منہ سے یہ آیت سنی۔﴿وقیل یا ارض ابلعی ماء ک و یسماء اقلعی﴾ [ھود: ۴۴] ترجمہ:''اور کہا گیا اے زمین اپنا سارا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا۔ تو پکار اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کلام الٰہی ہے اور اس کا مقابلہ ناممکن ہے۔ قرآن کریم کا ایک معجزہ یہ ہے کہ یہ کتاب ہدایت ہے جن لوگوں نے اس کلام کو صدق دل اور اخلاص نیت سے پڑھا یا سنا، اس مقدس کلام نے ان کی زندگیوں کو بدل ڈالا، وہ اندھیرے سے اجالے میں آگئے اور اپنی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لے آئے۔

مثلاً حضرت ضماد ازدیؓ زمانہ جاہلیت میں رسول اکرم ﷺ کے دوست تھے مکہ آئے تو لوگوں نے بتایا کہ محمد ﷺ تو دیوانے ہوگئے ہیں حضرت ضماد ازدیؓ جھاڑ پھونک کے ماہر تھے۔ اس ارادے سے رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے کہ ان کا علاج کروں گا تاکہ وہ صحت مند ہو جائیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مدعا پیش کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے پہلے کلمہ شہادت ادا فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی اور اس کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ ضماد ازدیؓ کو یہ کلام اتنا پسند آیا کہ دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی، رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ ضماد ازدیؓ سننے کے بعد کہنے لگے''میں نے ایسا کلام پہلے کبھی نہیں سنا، میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے۔ شاعروں اور ساحروں کا کلام بھی سنا ہے مگر یہ کلام تو سمندر کی تہہ تک پہنچنے والا ہے۔''حضرت ضماد ازدیؓ نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پوری قوم کی طرف سے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

اسی طرح امریکہ کے ایک عیسائی گھرانے کی خاتون ''بیکی ہاپکنز'' نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے جذبات کا اظہار انہوں نے ان الفاظ میں کیا ''اگر میں دُنیا کے سب سے اُونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے بے خبر ہے تو میں چلا چلا کر انہیں بتاتی کہ مجھے میرے سوالات کے جوابات قرآن سے مل گئے ہیں۔ اب میں جانتی ہوں سچائی کیا ہے۔ دنیا کا ہر شخص اس سچائی کے ملنے پر اگر روزانہ سو بار اللہ کا شکر ادا کرے تب بھی اس کا حق شکر ادا نہیں ہو سکتا۔''

قرآن کریم کا ایک معجزہ یہ ہے کہ اس کی فصاحت و بلاغت، طرز بیان اور اسلوب کلام اتنا عمدہ ہے اور اس کا سننا کانوں کو اتنا بھلا لگتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جو مسلمان تو نہ ہوئے لیکن انہوں نے بھی اس کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف واضح طور پر کیا۔

مثلاً ولید بن مغیرہ جو مکہ کا رئیس آدمی تھا آپ ﷺ کو آیت ﴿ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان﴾ پڑھتے ہوئے سن کر کہا ''اس بیان میں مٹھاس ہے۔ اس کا زیریں حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے اور بالائی حصہ پھولوں سے لدا ہوا ہے یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔'' ایک بدوی کسی شخص کو آیت ﴿فاصدع بما تؤمر﴾ تلاوت کرتے ہوئے سن کر سجدہ میں گر گیا اور کہا کہ ''میں اس کی فصاحت کے سامنے سجدہ کر رہا ہوں۔''

قرآن پاک اور سائنس:

موجودہ زمانہ سائنس کا زمانہ ہے۔ نت نئی سائنسی ایجادات نے انسانی زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ الحمدللہ قرآن حکیم سائنس کے لحاظ سے بھی معجزہ ہے۔ سائنس نے جن باتوں کو آج تک ثابت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے قرآن پاک میں بیان فرما دی تاہم یہ بات مدنظر رہے کہ قرآن پاک سائنس کی کتاب نہیں بلکہ نشانیوں یعنی آیات کی کتاب ہے جس میں چھ ہزار سے زائد نشانیاں یعنی آیات ہیں۔ ان میں تقریباً ایک ہزار سائنسی موضوعات کے بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حم السجدہ میں ارشاد فرمایا کہ ﴿سنریھم ایتنا فی الآفاق و فی أنفسھم حتی یتبین لھم أنه الحق أولم یکف بربک انه علی کل شیء شھید﴾ [حم السجدہ: ۵۳] ترجمہ: ''عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ یہ بات ان پر کھل جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے کیا یہ کافی نہیں تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے۔''

لیکن بعض اوقات سائنس یوٹرن بھی لے لیتی ہے (یعنی جو کہا پھر اس کے الٹ کہنے لگے) لہٰذا ایسے مفروضات ونظریات کو قرآن سے ثابت نہیں کرنا چاہیے جو غیر مصدقہ اور غیر ثابت شدہ ہوں جیسے کچھ لوگ ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو قرآن پاک سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط روش ہے۔ صرف ان نظریات وحقائق کے بارے میں قرآنی آیات کو پیش کرنا چاہیے جو مسلمہ اور ثابت شدہ ہوں جن کے بدلنے کا امکان صفر ہو، اور انہیں حتمی طور پر تسلیم کرلیا گیا ہو۔ ایسے حقائق بے شمار ہیں جو قرآن پاک میں بیان ہوئے ہیں اور سائنس نے ان کی تصدیق اب کی ہے چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

بگ بینگ تھیوری:

بگ بینگ تھیوری کے مطابق ابتدا میں یہ ساری کائنات ایک بڑی گیس (Primary Nebula) کی شکل میں تھی پھر ایک عظیم دھماکہ یعنی بگ بینگ ہوا۔ جس کا نتیجہ کہکشاؤں کی شکل میں ظاہر ہوا۔ پھر یہ کہکشائیں تقسیم ہوکر ستاروں، سیاروں، سورج، چاند وغیرہ کی صورت میں آئیں۔ کائنات کی ابتداء اس قدر منفرد اور اچھوتی تھی کہ اتفاق سے اس کے وجود میں آنے کا امکان صفر تھا۔

قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں ابتدائے کائنات کے متعلق بتایا گیا ہے۔ ﴿أولم یر الذین کفروا أن السموت والأرض کانتا رتقًا ففتقنٰھما﴾ [الانبیاء: ۳۰] ترجمہ: ''کیا وہ لوگ جنہوں نے انکار کردیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان وزمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کردیا ہے۔''

اس قرآنی آیت اور بگ بینگ کے درمیان حیرت انگیز مماثلت سے انکار ممکن ہی نہیں! یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک کتاب جو آج سے 1400 سال سے زائد عرصہ پہلے عرب کے ریگستانوں میں ظاہر ہوئی، اپنے اندر ایسی غیر معمولی سائنسی حقیقت لیے ہوئے ہو)۔

زمین کی کروی ساخت:

ابتدائی زمانہ کے لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ زمین کی ساخت چپٹی ہے۔ شاید اسی لئے وہ دور دراز کا سفر کرنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں دوسرے کنارے سے نیچے نہ گر پڑے۔ سرفرانس ڈریک وہ پہلی شخصیت تھی جنہوں نے 1597ء میں زمین کے گرد چکر لگا کر عملاً یہ ثابت کیا کہ زمین گول ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان میں ارشاد فرمایا ﴿ألم ترو ا أن الله یو لج الّیل فی النھار و یولج النھار فی الّیل﴾ ترجمہ: ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں پروتا ہوا لے آتا ہے۔'' [لقمان: ۲۹] اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دن کا بتدریج رات میں ڈھلنا اور رات کا بتدریج دن میں ڈھلنے کا ذکر فرمایا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب زمین گول ہو۔ چپٹی زمین کے ساتھ یہ مظہر ممکن ہی نہیں کیونکہ ایسی صورت میں دن اچانک رات میں تبدیل ہوتا اور رات اچانک دن میں تبدیل ہو جاتی۔

قرآن اور جینیات:

قرآن مجید میں جینیات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی جو پہلی سورت علق (اقراء) نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِقرَاْ بِاسمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَO خَلَقَ الاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ﴾ ترجمہ: ''پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جس نے جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔''

علق دو معانی دیتا ہے، جما ہوا خون اور جونک نما چیز جو چمٹ جاتی ہے یہ آیت امبریالوجی کے ماہر یونیورسٹی آف ٹورنٹو (کینیڈا) کے پروفیسر ''کیتھ مور'' جو اپنے شعبے میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں، کو دکھائی گئی تو انہوں نے جونک کی ایک تصویر حاصل کی اور پھر انتہائی طاقت ور خوردبین کی مدد سے انسانی جنین کے مختلف مراحل کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور وہ یہ دیکھ کر بہت زیادہ حیران رہ گئے کہ جنین کی ابتدائی شکل جونک سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔ پروفیسر کیتھ مور، یہ دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوئے اور کہا کہ قرآن پاک نے اس حوالے سے سو فیصد سچ کہا ہے۔ قرآن مجید سے حاصل ہونے والی معلومات کو انہوں نے اپنی کتاب میں شامل کر لیا اور کتاب کو نئے ایڈیشن کی شکل میں شائع کیا ان کی وہ کتاب اس سال کی میڈیکل کی بہترین کتاب قرار دی گئی۔ یہ تین مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ بصورت دیگر قرآن پاک کی سائنسی تصدیقات کی فہرست خاصی طویل ہے۔ درحقیقت قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ پر نازل کیا ہوا زندہ و جاوید معجزہ ہے جو اپنے آفاقی والہامی کلام سے ہر دور کے انسان کو متاثر کرتا رہے گا ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ کے اس مقدس کلام کو پڑھا جائے، سمجھا جائے اور پھر اس پر عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔